الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ از قاضی عیاض مالکی
(شمائل وخصائص نبوی ﷺ کا اسلوب و منہج)

محمد ادریس لودھی *

قاضی عیاض (۱۰۸۳ء۔۱۱۴۹ء) کا نام تاریخ علوم اسلامیہ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ تاریخ سیرت نگاری آپ کے ذکر کے بغیر ناقص و نامکمل ہے۔ علم وادب کا شیدائی، حدیث و سیرت کا نقیب، نحو، لغت، کلام العرب کا ماہر امام، ذاتِ رسول کا گرویدہ، آثار وروایات کا رمز شناس، وہ قاضی عیاض جو بحر العلوم ہونے کے باوجود پیکر عجز وانکسار بھی تھا۔ آپ نے شمائل نگاری پر کتاب الشفا کے عنوان سے ایک اعلیٰ اور مستند کتاب لکی جس کا پورا نام الشفا بتعریف حقوقِ المصطفیٰ ہے۔ شمائل و خصائص نبوی سے متعلق کتاب کا اسلوب و منہج واضح کیا جائے گا۔

علامہ قسطلانی شمائل کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

” فیما فضله الله تعالیٰ به من کمال خلقته و جمال صورته کرمه تعالی من الاخلاق الزکیته و شرفه من الاوصاف الحمیده امرضیة و ما تدعو ضرورة حیاته الیه ﷺ“

شمائل نبوی سے مراد وہ صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کمال تخلیق اور جمال صورت و سراپا کے لحاظ سے اوروں سے زائد عطا کی ہیں اور جن اخلاق زکیہ سے نوازا اور اوصاف محمودہ سے مشرف فرمایا اور آپ کی ذاتی زندگی کے احوال اور گزر بسر کا بیان ہے۔

گویا شمائل نگاری میں حضور ﷺ کا خلقی و خُلقی حسن و جمال کا ایسا بیان کہ قاری بے اختیار پکار اُٹھتا ہے۔ ”لم ار قبله ولا بعد مثله،“ یعنی حضور ﷺ جیسی کامل واکمل شخصیت نہ آپ سے قبل دیکھی نہ آپ کے بعد۔

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ ہر شئے ضروریات دین میں سے ہے۔ شمائل نبوی بھی اس سلسلۃ الذھب کی ایک روشن کڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں شمائل نگاری کی روایت بہت قدیم اور عظیم ہے۔ (امام ترمذی (م ۲۷۹ھ) کی شمائل ترمذی) حافظ ابو بکر المقری (م ۳۹۶ھ) کی کتاب الشمائل، ابوالعباس المستغفری (م ۴۳۲ھ) اصل نام جعفر بن محمد، ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی (م ۵۱۶ھ)، احمد بن عبداللہ المعروف حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ) کی دلائل النبوۃ، ابو بکر البیہقی (م ۴۵۸ھ) کی دلائل النبوۃ اور امام ابو داؤد (م ۲۷۵ھ) کی اعلام النبوۃ، عبدالرحمٰن بن محمد بن فطیس القرطبی (م ۴۰۲ھ) جیسے محققین اور سیرۃ نگاروں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ ابو عوانۃ یعقوب بن اسحاق کی کتاب ”دلائل

* پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔

الاعجاز'' اور عبدالرحمٰن ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) کی ''الوفا با حوال المصطفیٰ'' میں بھی شمائل نبوی کا کثیر مواد موجود ہے۔ قاضی عیاض کی ''کتاب الشفاء'' اسی جلالت شان کی کتاب ہے۔ جس میں حضور ﷺ کے حقوق، صفات، معجزات، کمالات، موضوع سے متعلق واقعات اور شمائل مبارک کو سند و متن کے اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ شمائل نگاری کا بنیادی مقصد حضور ﷺ کی ذاتی اور نبوی زندگی کے خصائص کو بیان کرکے پیغام نبوت کی طرف انسانیت کو متوجہ کرنا ہے۔

کتاب الشفا کی وجہ تالیف:

کتاب الشفاء میں خصائص و شمائل نبوی پر مربوط و مستند مواد موجود ہے۔ قاضی عیاض نے شروع میں ایک بات یہ بڑی عجیب لکھی ہے کہ میں نے یہ کتاب کسی منکر یا دشمن کے لئے نہیں لکھی۔ لہٰذا میں کوئی عقلی دلیل نہیں دوں گا۔ یہ کتاب میں ان محبان رسول کے لئے لکھی ہے جو رسول ﷺ کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ان کے معجزات کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ کتاب ان کے اطمینان اور شرح صدر کے لئے لکھی ہے۔ کوئی منکر یا دشمن اس کتاب کو نہ دیکھے اور اگر دیکھے تو اعتراض نہ کرے۔ اس طرح انہوں نے پہلے ہی قدم پر معاملہ صاف کردیا ہے۔ کتب شمائل میں حضور ﷺ کے بشری احوال کی تفصیلات جمع کی جاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا سراپا مبارک مکمل طور پر نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے۔ قاضی عیاض نے شمائل نگاری میں جزئیات اور شمائل کے ایک ایک پہلو کا احاطہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ کتاب الشفاء کو شمائل نگاری میں بعد کے سیرت نگاروں نے مستقل ماخذ کا درجہ دیا ہے۔

کتاب الشفاء کی جامعیت:

''کتاب الشفاء'' چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ ان قرآنی آیات پر محیط ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے خود آنحضرت ﷺ کی تعظیم و توقیر بیان کی ہے۔ اس ضمن میں آپ ﷺ کی پیدائش، سراپا، اخلاق، مناقب، فضائل، معجزات اور نشانیوں کا بطور خاص تذکرہ ہے۔ دوسرا حصہ ان حقوق کے بیان کے لئے وقف ہے، جن کی بجاآوری امت پر فرض کردی گئی ہے۔ اس ضمن میں آپ ﷺ پر ایمان لانا، آپ ﷺ کی اطاعت کرنا، آپ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا، آپ ﷺ کی محبت دل میں رکھنا اور آپ پر درود و سلام بھیجنا لازم قرار دیا گیا ہے۔ تیسرا حصہ ان امور پر مشتمل ہے جو حضور ﷺ کے لئے جائز یا ممنوع ہیں یا وہ امور بشریہ جن کی نسبت آپ کی طرف کرنا صحیح ہے۔ اس کے دو ابواب ہیں۔ باب اول میں وہ امور دینی مذکور ہیں جن سے عصمت رسول اللہ ثابت ہوتی ہے اور باب دوم میں حضور ﷺ کے دینوی حالات کا بیان ہے، جو بشریت کی وجہ سے آپ ﷺ پر واقع ہوتے رہے۔ چوتھا حصہ ان احکام کی وجوہات کے بیان کے لئے مخصوص ہے، جو (معاذ اللہ) سب و تنقیص کرکے آنحضرت ﷺ کی شانِ ارفع و اعلیٰ کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں یعنی وہ امور جن کی نسبت اگر حضور ﷺ کی طرف کردی جائے تو وہ سب و نقص ہیں، خواہ وہ اشارۃً ہوں یا صراحۃً۔ اسی حصے میں آپ کے شاتم (گالی دینے والا) موذی اور تنقیص کرنے والے کی سزا کا حکم ہے۔ (۱)

''کتاب الشفاء'' کے پہلے حصے باب دوم میں قاضی عیاض نے شمائل نبوی پر خاص طور پر توجہ دی ہے۔ آپ ﷺ

کی سراپا نگاری میں ان تمام احادیث کا حوالہ دیا ہے جو اس خاص موضوع پر کتبِ احادیث میں موجود ہیں؛ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا رنگ، چہرہ، آنکھیں، دندان مبارک، ناک، پیشانی، ابرو، بال، ریش مبارک، شکم و سینہ، بازو، کلائیاں، پنڈلیاں، ہتھیلیاں، ہاتھ پاؤں اور قدو قامت وغیرہ اس تفصیل سے احادیث کی مدد سے واضح کیے گئے ہیں کہ لفظوں ہی لفظوں میں آپ ﷺ کی تصور آنکھوں کے سامنے کھینچ کر رکھ دی ہے۔ پھر آپ ﷺ کے اخلاق و عادات کے ضمن میں آپ کی طہارت و پاکیزگی، فہم و ذکا، فصاحت و بلاغت، کھانے پینے، سونے جاگنے کے معمولات، بردباری، شجاعت و دلیری، شرم و حیا، ایفائے عہد، تواضع و دیانت و امانت، صداقت، مروت، زہد و ریاجت اور خشیت الٰہی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ یوں یہ کتاب سراپائے رسالت ﷺ، اخلاقِ نبوی اور منصبِ نبوت جیسے پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور کتبِ شمائل میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب کا منطقی و استدلالی ایمان اور پر حکمت اسلوب درج ذیل ہیں۔

دعائیہ کلمات:

شمائل نگاری میں مصنف کا طرزِ تحریر دینی خیر خواہی، قلبی رغبت موضوع کے ساتھ اس کی عقیدت اور اپنے قاری کے دل میں موضوع کی عظمت کو نقش کرنے کا بھی اظہار ہوتا ہے اور یہ دعائیہ انداز ہے۔ کتاب کے مختلف فصول کے آغاز میں فاضل مصنف اپنے اور قاری کے لئے دعائیہ کلمات استعمال کیے ہیں تاکہ علمی قابلیت کے ساتھ عند اللہ موضوع کی قبولیت بھی یقینی ہو جائے، کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

أشرق الله قلبی و قلبک بأنوارالیقین و لطف لی ولک بما لطف بأولیائه المتقین(۲)

اے مخاطب اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا دل ایمان و یقین سے بھر دے اور مجھ پر اور آپ پر اسی طرح اپنا لطف و کرم نازل کرے جیسا وہ اپنے حقیقی دوستوں پر نازل کرتا ہے۔

اور ص ۳۸ کی فصل دوم کا آغاز ان لفظوں سے کرتے ہیں:

ان قلت اکرمک الله لا خفا علی القطع بالجملةِ أنه ﷺ اعلی الناسِ قدراً وأعظمهم محلاً وأكملهم محاسن و فضلاً (۳)

قاری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر آپ یہ کہیں (اللہ تعالیٰ آپ کی عزت و کرامت میں اضافہ فرمائے) کہ حضورؐ اپنی قدر و منزلت میں تمام انسانوں سے برتر اور اپنے محاسن اور فضائل میں سب سے اکمل اور اجمل ہیں۔

یہ اسلوب کتاب میں روحانی لذت اور ایمانی کشش پیدا کرتا ہے اور اس نیت کی عکاسی کرتا ہے کہ مؤلف فاضل و مکرم نے کس دینی، ایمانی، جذبہ محبت کے تحت یہ کتاب لکھی اور یہ اعلیٰ اوصاف اپنے قاری میں بھی وہ پیدا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جس نبی مکرم ﷺ کے پاکیزہ شمائل مبارک پر لکھا جارہا ہے۔ اس ذاتِ اقدس کا مقصد بعثت ہی انسانیت کو اوصاف حسنہ سے آراستہ کرنا تھا۔ یعلمهم الکتاب والحکمة و یزکیهم (۴) شمائل نگاری میں قاضی عیاض کا دعائیہ اسلوب دراصل نبی ﷺ کی اس سنت مبارکہ کے اتباع کی وجہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے وفد عبدالقیس کے استقبال میں فرمایا تھا۔ مرحبا بالقوم (۵) حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس جب ان کے طلبا آتے تو وہ فرماتے تھے۔

''انه اذارای الشباب قال مرحباً بوصية رسول الله صلعم اوصانا رسول الله ان نوسع لكم فی المجلس و ان نفقهكم فا نكم خلوفنا واهل الحديثِ بعدنا''(۶)

جب وہ نوجوانوں کو دیکھتے تو حضور ﷺ کی وصیت کے مطابق انہیں مرحبا کہتے اور کہتے ہمیں رسول ﷺ نے وصیت کی ہے کہ تمہارے لئے مجلس میں کشادگی پیدا کریں اور تمہیں دین سکھائیں کیونکہ تم ہمارے بعد رہنے والے ہو اور ہمارے بعد حدیث کے امین ہوگے۔

اسلوب کی منطقیت و جامعیت:

شمائل نگاری میں قاضی عیاض کا اسلوب منطقی اور جامع ہے۔ الشفاء کے باب دوم فصل اول میں شمائل نگاری کے حوالے سے جو تمہیدی اور تعارفی طریقہ اختیار کیا وہ فاضل مؤلف کی موضوع پر فنی مہارت اور تصنیفی سلیقہ کو واضح کرتا ہے۔ پہلے انسانی عادات اور جبلت کی حکمت و مصلحت کو بیان کیا اور پھر مضمون کو نبوی شمائل و خصائل سے مربوط کر دیا۔ آپ کی اچھی عادات کے کسبی اور وھبی ہونے کی بھی بحث کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

وقد يكون من هذا الاخلاق ما هو فی الغريزة واصل الجبلة لبعض الناس و بعضهم لا تكون فيه فيكتسبها و لكنه لا بد أن يكون فيه من اصولها فی اصل الجبلة شعبة كما سَنُبينه ان شاالله تعالیٰ(۷)

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اچھے برے اخلاق اور شمائل پیدائشی طور پر بعض لوگوں کی جبلت میں داخل ہوتے ہیں اور بعض میں نہیں ہوتے بلکہ وہ ان اعلیٰ اخلاق کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کی طبیعت اچھی عادات کی طرف مائل ہوتی ہے۔ ہم ان شا اللہ اس کو بیان کریں گے۔

یہ طرز تحریر مصنف کے علم و فضل اور اس کی قوت بیان واستدلال کو نمایاں کرتا ہے۔ موضوع کی وضاحت کرتا ہے۔ قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور کسی بھی محقق اور طالب علم کو موضوع سے متعلق مربوط معلومات بہم پہنچاتا ہے اور مقصدِ تصنیف کے حصول میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اخبارِ صحیحہ و مشہورہ سے استشہاد:

قاضی عیاض کی شمائل نگاری میں خشک مذہبی عقیدت یا جذباتیت کی بجائے صحیح اور مشہور احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''أما الصورة وجمالها و تناسب اعضائه فی حُسنها فقد جأت الاثار الصحيحة والمشهورة الكثيرة بذالک(۸)

حضورؐ کے حسن و جمال اور تناسب اعضا کے بیان میں بہت سے آثار، اخبار صحیحہ اور مشہورہ ہیں۔

کتاب کی صحت کا یہ پہلو اس کے تحقیقی معیار اور روایت و درایت کے تثبت اور مصنف کی موضوع سے متعلق

مہارت و فقاہت کو واضح کرتا ہے۔

سراپا نبوت کا عکس جمیل:

رسول اللہ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کے جسمانی، روحانی، ایمانی نظافت و طہارت اور پر کشش اعضائے مبارکہ کی پوری لفظی منظر کشی اور سراپا نبوت کا عکس جمیل قاری کے سامنے لانا صاحب کتاب الشفاء کے اسلوب شمائل نگاری کا خاص پہلو ہے۔ حضور ﷺ کے پاکیزہ خدو خال کی وضاحت و صراحت میں درج ذیل حدیث مفاہیم و معانی اور الفاظ و انداز ملاحظہ ہوں۔

انه، ﷺ كان ازهر اللون ادعج انجل اشكل أهدب الاشغار أبلج أزج اقنى افلج مدوّر الوجه واسع الجبين كث للحية، تملا صدره سوأ البطن والصدرِ واسع الصدر عظيم المنكبين ضخم العظام عبل العضدين والذرا عين ولا سافل رحب الكفين والقد مين سائل الاطراف أنور المتجرد دقيق المسربة ربعة القد ليس بالطويل البائن ولا القصير المترددِ- ومع ذلک فلم يكن يماشيه احد ينسب الى الطول الا طاله ﷺ رَجل الشعر اذا افتر ضاحكا افترعن مثل سناالبرق عن مثل حب الغمام اذا تكلم رى كا لنور يخرج من ثناياه أحسن الناس عنقاليس بمطهم ولا مكلم متماسک البدن ضرب اللحم(۹)

رسول ﷺ درخشاں رنگ اور سیاہ پتلیوں والے اور بڑی آنکھوں والے تھے اور سفیدی چشمہائے مبارکہ میں سرخ ڈورے تھے اور آپ کی پلکوں میں بہت بال تھے۔ اور آپ کا روئے مبارک بارونق تھا اور آپ کی پلکوں کے بال باریک اور آپ کی بینی مبارک کا بانسہ ابھرا ہوا تھا اور آپ کے دندان مبارک کشادہ تھے اور آپ کا چہرہ مبارک گول (مائل بہ درازی) تھا۔ اور آپ کی پیشانی چوڑی اور آپ کی داڑھی گھنی اور اتنی زیادہ تھی جس سے آپ کا سینہ مبارک بھر جاتا تھا۔ اور آپ کا شکم اور سینہ دونوں برابر تھے (اور شکم مبارک ابھرا ہوا نہ تھا) اور آپ کا سینہ کشادہ اور آپ کے دونوں شانے میانہ تھے اور آپ کی ہڈی چوڑی تھی اور آپ کے بازو اور پہنچے اور ٹانگیں پُر گوشت تھیں۔ اور آپ کی ہتھیلیاں اور دونوں قدم چوڑے تھے اور آپ کے ہاتھ اور انگلیاں پوری تھیں اور آپ کا جو جسم کھلا رہتا تھا وہ بھی بارونق تھا۔ اور آپ کے سینہ اور ناف کے درمیان ایک باریک مسربتہ (بالوں کا ڈورا) تھا اور آپ میانہ قد تھے۔ نہ زیادہ لمبے (کہ بدنما معلوم ہوں) اور نہ کوتاہ قد کہ نیچے کو دبے ہوں اور بایں ہمہ کیسا ہی کوئی لمبا شخص آپ کے ساتھ چلتا مگر آپ ہی دراز معلوم ہوتے تھے اور آپ کے بال نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ سخت گھونگر والے اور جب ہنستے ہوئے آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوتے تو ایسے معلوم ہوتا جیسے بجلی کی چمک یا اولے کے دانے اور جب آپ بات کرتے تو یہ معلوم ہوتا کہ آپ کے دانتوں سے نور نکل رہا ہے اور آپ کی گردن سب لوگوں کی گردن سے خوشنما تھی اور آپ کا روئے مبارک نہ تو بہت گول تھا اور نہ بہت پُر گوشت اور آپ کا جسم مبارک گٹھا ہوا نرم گوشت تھا نہ ڈھیلا اور خشک۔ یہ مبارک شمائل نگاری قاضی عیاض کے قلم کی معراج اور سراپا نبوت کا مکمل بیان ہے۔

پُر اثر و عمدہ تمہیدی اسلوب:

الشفاء میں قاضی عیاض کی شمائل نگاری کا ایک مفید اور پُر کشش پہلو یہ ہے کہ آپ موضوع سے متعلق اصل بحث

سے قبل مختصر پُر اثر اور عمدہ تمہید باندھتے ہیں۔ جس سے قاری کے اندر پوری عبارت پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور آگے طویل صفحات پر پھیلے موضوع کا مجمل تصور سامنے آجاتا ہے۔ اس کا بیان باب ثانی فی تکمیل محاسنہ فصل ۵ واما فصاحۃ لسانہ، ص: ۴۴ پر نظر آتا ہے۔ یعنی باب دوم جو حضور ﷺ کی محاسن و اوصاف کے بیان پر مشتمل ہے اس کی فصل پانچ میں فصاحت و بلاغت نبوی کا ذکر ہے۔ اصل مباحث سے پہلے قاضی نے لکھا ہے۔

وأما فصاحة اللسان وبلا غة القول فقد كان ﷺ من ذلک بالمحل الافضل والموضع الذى لا يجهل سلاسة طبع وبراعةً منزعٍ و ايجاز مقطعٍ و نصاعة لفظ

فصاحت و بلاغت میں بھی حضورؐ کا مقام بے مثال تھا۔ گفتگو کی عمدگی، طبیعت کی سلاست، الفاظ کی فصاحت، معنی کی صحت اور تکلف سے پاک آپ کو جامع گفتگو کی اعلیٰ ترین صلاحیت عطا کی گئ تھی۔

اس طرح کا پراثر تمہیدی اسلوب ابواب اور فصول کے آغاز میں نظر آتا ہے۔ جس سے کتاب کی سلاست و روانی قاری کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ سابقہ فصل کا اعلیٰ اسلوب آئندہ فصل کے مطالعہ کی طرف راغب کرتا ہے یہ جس قدر قاضی عیاض کی قلم کاری کا فن ہے اس سے کہیں بڑھ کر سراپا رسالت مآب ﷺ کے حسنِ بے مثل کی کشش ہے۔

انسانی واخلاقی اقدار اور شمائل نگاری:

شمائل نگاری میں قاضی عیاض حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ اور اندازِ گفتگو اور حسن سلوک جیسے امور پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ اصل بیان سے قبل ان مسلمہ اخلاقی اقدار اور انسانی خصوصیات کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو ہر دور میں ضرب المثل کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور پھر معاً حضور ﷺ کے عمدہ اور عظیم اخلاق کا بیان شروع کر دیتے ہیں۔ اس اسلوب سے پہلے قاری کے قلب و ذہن میں بنیادی انسانی و اخلاقی اقدار کا نقش منضبط کرتے ہیں اور پھر ان تمام اعلیٰ اقدار کو حضور ﷺ کے شمائل مبارکہ میں دلائل و واقعات کی روشنی میں ثابت کرتے ہیں۔ اسلوب کی یہ پختگی موضوع کو پر کشش بنا کر قاری کے ذوقِ مطالعہ کو مہمیز دیتی ہے۔

کتاب الشفاء کے باب دوم ص: ۴۹ فصل نمبر ۷ میں اخلاق حسنہ کے بیان سے پہلے لکھتے ہیں:

وأما ما تدعو ضرورة الحياة اليه بما فصلناه فعلىٰ بثلاثة اضرب ضربٌ الفضل فى قلته و ضرب الفضل فى كثرته و ضرب تختلف الا حوال فيه

انسان کو باعزت زندگی کے لئے تین بنیادی اخلاقیات کی ضرورت ہے۔ یعنی بعض چیزوں کا کم ہونا، بعض عادات کا زیادہ ہونا اور تیسری قسم کی وہ ہیں جن میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

قاضی عیاض کا یہ بیان شمائل نگاری کے ساتھ اخلاقی اقدار کے حوالے سے بڑا جامع، مختصر اور پُر حکمت ہے۔ آگے ان تین بنیادی نکات کے حوالے سے حضور ﷺ کی پاکیزہ عادات اور نظیف شمائل کو بیان کرتے ہیں۔ جو طبّی اور طبعی، روحانی اور مادی اخلاقی اور عادی، وھبی اور کسبی عادات مبارکہ کو احادیث وآثار کی روشنی میں نہ صرف نقل کیا بلکہ ثابت کیا کہ حضورؐ ان تمام حسنات کا مجموعہ، فیوض وبرکات کا مرقع اور سیرت و کردار کی معراج تھے۔ اس طرح یہ بیان ایک طرف

شمائل نگاری کے معیار پر پورا اترتا ہے تو دوسری طرف حضور ﷺ کی پُر کشش، بااثر اور قوت تسخیر سے بھرپور شخصیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ انداز حقیقی تصور نبوت، عیوب و بدعات سے پاک، سراپا رسالت کے سراج منیر کو نمایاں کرتا ہے کہ جس داعی اعظم ﷺ کی شخصیت، عادات، شمائل، اطوار، اخلاق، مزاج اتنے پُر اثر ہوں گے۔ یقیناً اس کی دعوت بھی تمام صداقتوں کا مجموعہ ہو گی۔ شمائل نگاری کے اس اسلوب میں دعوتِ دین کا گہرا پیغام بھی موجود ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے خصائص اُخروی کا بیان:

کتاب الشفا اپنے موضوع کی جامعیت اور تنوع کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔ قاضی عیاض نے رسول اللہ ﷺ کے ذاتی اور نبوی خصائص کے بیان کے ساتھ آپ ﷺ کے اُخروی خصائص بھی واضح کیے ہیں۔ باب سوم کی فصل ۸ کا موضوع درج ذیل ہے۔

فی ذکر تفضیله ﷺ فی القیامة بخصوص الکرامة

اس فصل کے تحت امام ترمذیؒ کے حوالے سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے جس میں حضور ﷺ خود اپنے بعض اخروی خصائص بیان فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کے الفاظ ہیں:

أنا اول الناس خروجاً اذا بعثوا وأنا خطیبهم اذا وفدوا وأنا مُبشرهم اذا أیسو لو ا الحمد بیدی وأنا اکرم وَلد ادم علی ربی ولا فخر

جب قیامت کے دن سب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا۔ اور جب وہ میدان حشر میں آئیں گے تو میں ان سے خطاب کروں گا۔ اور جب وہ مایوسی کا شکار ہوں گے میں اُنھیں بشارت دوں گا۔ اللہ کی حمد و ثنا کا جھنڈا میرے ہاتھ ہو گا۔ میں اپنے رب کے نزدیک اولادِ آدم میں سب سے زیادہ معزز اور مقرب ہوں گا اور یہ بات فخریہ انداز کی بجائے تشکرِ رب کے لیے بتاتا ہوں۔

اس حدیث پاک سے حضور ﷺ کا روز قیامت خاص شرف ظاہر ہوتا ہے جبکہ قرآن حکیم میں ہے کہ اس روز انبیا کرام بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب نہ دے پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

جس روز اللہ تمام رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا۔ نہیں کیا جواب دیا گیا تو وہ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں آپ ہی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جانتے ہیں۔ (۱۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کی ہیبت و جلال کے سامنے باقی انبیا کرام لاجواب ہوں گے۔ لیکن حضورؐ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی قدر و منزلت کی معراج پر ہوں گے۔ روز قیامت آپ کی یہ توقیر ثابت کرتی ہے کہ آپؐ کے حقوق ادا کرنے والے لوگ بھی اپنے ایمان و عمل کے بقدر اعزاز و اکرام کی حالت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَه (۱۱) اس روز اللہ نبی اور ان کے صاحب ایمان ساتھیوں کو رسوا نہیں کرے گا۔

خصائص نبوی کا یہ اسلوب جہاں حضور ﷺ کے اعلیٰ مرتبت ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ وہاں بین السطور اور اشارةً

آپکی دعوت کو قبول کرنے، آپ کی اتباع اور اطاعت کا بھی درس دیتا ہے۔ مومنین کے اندر آپ کی محبت اور احترام کے سچے جذبات واحساسات پیدا کرتا ہے۔

تفضیل نبوی ﷺ کی پُر حکمت تاویلات:

قاضی عیاض کتاب الشفا کے ایک ایک موضوع پر پوری مہارت دیانت وفقاہت کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہیں۔ ایک طرف تو کتاب الشفا میں آپ ﷺ کے خصائص حسنہ کا بیان ہے اور دوسری طرف ان صحیح احادیث کی بھی علمی تاویلات پیش کرتے ہیں۔ جن میں حضور ﷺ نے اپنے جذبۂ بندگی کے تحت انکساری اختیار فرماتے ہوئے خود اپنے خصائص کے بیان میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں یہ اپنے خصائص ذاتی بڑائی کے لیے بیان نہیں کرتا بلکہ وضوح حقائق کے لئے بیان کرتا ہوں۔ باب ۳، فصل ۱۲، ص: ۱۴۲ میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کے الفاظ ہیں:

''عن ابی عباس ، عن النبی ﷺ قال ما ینبغی لِعبدٍ ان یقول أنا خیرمن یونس بن متی''

حضورؐ نے فرمایا، کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ محمدؐ حضرت یونس سے بہتر ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:

لا تفضلوا بین الانبیا ولا تخیر ونی علی موسیٰ

یعنی انبیا کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو اور نہ ہی یہ کہا کرو کہ میں موسیٰ سے بہتر ہوں۔

خصائص نگاری کے حوالے سے قاضی عیاض نے ایسی احادیث وآثار کی چار عمدہ تاویلات بیان کی ہیں۔اس بیان کی وجہ سے نہ تو رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں کوئی کمی آتی ہے اور نہ ہی دوسرے انبیا کی شان میں سوئے ادب کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔

ایک تاویل یہ کی گئی کہ آپ کا اپنی فضیلت بیان کرنے سے منع فرمانا اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی ان صفات سے مطلع نہ کیا تھا۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ آپ اپنی تعریف بیان کرنے کی ممانعت تواضع اور انکساری کی وجہ سے فرمائی تھی۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ لوگ لاعلمی کی بنیاد پر آپ کو آپ کے مقام سے بڑھا کر پیش کریں اور حضرت یونسؑ یا دوسرے انبیا کرام کی تنقیص کا پہلو پیدا ہو سکتا ہے۔

چوتھی تاویل یہ ہے کہ منصب نبوت اور رسالت کے اعتبار سے تو سب انبیا برابر ہیں۔لوگوں کو یہ بات سمجھانا بھی مقصود تھی۔ بہر حال خصائص نبوت سے متعلق ایسی احادیث کو حدِادب اور حدِ توحید سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے پہلے ہونے والی گمراہی تو آپ کی تشریف آوری سے ختم ہو گئی لیکن اگر امت مسلمہ اس قسم کی احادیث کی من مانی تاویلات اور مبالغہ آرائی کرے تو امت میں فرقہ واریت کا اندیشہ تھا اور مکالمہ بین المذاہب کے حوالے سے تلفیق بھی مشکل ہو جاتی۔اس لیے یہ تاویلات بہت اہم ہیں۔

شرف رسالت مآب اور معجزات:

قاضی عیاض نے کتاب الشفا میں رسول اکرم ﷺ کی بے پیاں شرف ومنزلت کو آپ کے معجزات کے حوالے

سے بھی بیان کیا ہے۔ حصہ اول الباب الرابع "فیما اظهرة علی ید یه من المعجزات وشرفة به من الخصائص والکرامات" کے عنوان کے تحت معجزات نبوی کا بیان ہے جو صفحہ ۱۵۷ سے ۲۷۱ تک پھیلا ہوا ہے۔ جس میں آنحضور ﷺ کے خصائل کبریٰ اور نبوت کی علامات عظمیٰ کو ظاہر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

قال القاضی ابو الفضل حسب المتامل ان یحقق ان کتابناهذا لم نجمعه لمنکر نبوة نبیناﷺ ولا لطاعن فی معجزاته فتحتاج الی نصب البراهین علیها و تحصین حوزتها حتی لا یتوصل المطاعن الیها و تذکرشرو ط المعجز والتحدی وحده و فساد قول من ابطل نسخ الشرائع ورده بل الفناه لا هل ملته الملبین لد عوته المصدقین لنبویة لیکون تاکیدا فی محبتهم(۱۲)

اس باب میں ان عظیم الشان معجزات کا بیان ہے جو حضور ﷺ نے دستِ مبارک پر ظاہر ہوئے اور ساتھ ہی ان اعلیٰ اور عمدہ عادات اور آپ ﷺ کی عظیم الشان نبوت کی نشانیوں کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی۔ ہم نے یہ کتاب اس شخص کے لیے نہیں لکھی جو حضور ﷺ کی نبوت کا منکر ہو۔ اور آپ کے معجزات کو صحیح نہ سمجھتا ہو بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ان معجزات کو بیان کریں جو حضور ﷺ کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ہم نے ایسے لوگوں کے لیے لکھی ہے جو ہمارے مذہب و ملت پر قائم ہیں اور آپ کی نبوت کو صحیح سمجھتے ہیں۔

لتدل علی عظیم قدره عندربه و اتینا منها بالمحقق والصحیح الاسناد و اکثره مما بلغ القطع او کا دو - اضفنا الیها بعض ما وقع فی مشاهیر کتب الائمة(۱۳)

رُخ انور کا ذکر:

قاضی عیاض نے معجزات کے حوالے سے سب سے پہلے آپ ﷺ کے پاکیزہ چہرے کو بیان کیا ہے اور امام ترمذی کی روایت نقل کی ہے۔

ان عبدالله بن سلام قال لما قدم رسول الله ﷺ المدینة جئته، لا نظر الیه فلما استبنت و جهه عرفت ان وجه لیس بوجه کذاب(۱٤)

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو میں زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ ایسا چہرہ کسی جھوٹے انسان کا نہیں ہوتا۔

معجزہ کلام:

قاضی عیاض صاحب نے حضور ﷺ کے معجزات کے بیان میں آپ ﷺ کی اعلیٰ، عمدہ، جامع اور فصیح و بلیغ گفتگو کا بھی حوالہ دیا ہے۔ یہ بھی آپ کا کلامی معجزہ ہے۔ قاضی صاحب نے آپ کے ایک خطبہ کے ابتدائی الفاظ نقل کئے۔ جو آپ نے ضماد بن ثعلبہ کے سامنے دیا تھا۔ انہوں نے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ بلکہ درخواست کی کہ یہ الفاظ آپ مجھے لکھ کر عطافرمادیں۔ الفاظ یہ ہیں:

ان الحمد لله نحمده و نستعینه من یهده الله فلا مضل له و من یضلل فلا ها دی له واشهد ان لا اله

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمد اعبدہ ورسولہ (۱۵)

معجزہ کردار:

قاضی عیاض نے حضور اکرم ﷺ کے روحانی ایمان افروز اور حسی معجزات کے بیان کے ساتھ آپ کے ان معجزانہ اوصاف کا ذکر کیا ہے جو ہمیشہ انسانیت کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔

شق القمر اور کھانوں میں برکت اور انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا، ایسے معجزات بھی بیان کیے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ معجزات حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کے دور سے متعلق ہیں لیکن آپ ﷺ صرف اپنے زمانے کے لوگوں کے نبی نہیں تھے بلکہ قیامت تک آنے والی انسانیت کے ہادی و راہنما تھے۔ اس لیے قاضی صاحب نے معجزات کے بیان میں جو اسلوب اختیار کیا وہ بڑا مفید اور پیغام نبوت کی روح سے ہم آہنگ ہے۔ اس حوالے سے قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ طارق نامی آدمی حضور ﷺ کا واقف کار نہ تھا۔ لیکن اس نے اپنا اُونٹ حضور ﷺ کے ہاتھ فروخت کیا۔ وہ بعد میں اسے فکر ہوئی کہ قیمت کیسے وصول ہو گی۔ تو ایک صحابیہ نے اس بات کی گواہی دی کہ حضور ﷺ کبھی کسی کی حق تلفی نہیں کرتے۔ اگرچہ تم حضور ﷺ سے واقف نہیں ہو لیکن پھر بھی تم مطمئن رہو کہ حضور ﷺ اونٹ کی قیمت ادا فرمادیں گے۔ الفاظ یہ ہیں۔

فقالت انا ضا منة لثمن البعیررایت وجه رجل مثل القمر لیلة البدر لا یخنیس لکم فا صبحنا فجا رجل بمتر فقا ل ان رسول، رسول اللہ ﷺ الیکم یا مرکم ان تاکلو من ھذا التمروتکتالوا حتی تستوفوا-(۱۶)

بیان معجزات کا یہ اسلوب شریعت اور عقل میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کرتا ہے اور آپ ﷺ کے معجزات کے حوالے سے قرآن حکیم کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بھی آپ کا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کی کل عظمت قرآن سے ماخوذ ہے اور قرآن حکیم کی کل صداقت پر آپ کا ایک ایک عمل گواہ ہے۔ شرف رسالت کا یہ بیان نہایت عمدہ ہے

شرف محبوبیت کا مقام بلند:

شفا شریف کے ہر موضوع میں باہمی ربط و تسلسل سے اسلوب شمائل نگاری کے ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے اور یہی شمائل محمد دراصل رسول ﷺ کی شرف و منزلت کو واضح کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک اور بحث قرآن حکیم کی روشنی میں کی گئی ہے کہ گذشتہ انبیا کرام کو اللہ رب العزت کے ان کے طلب پر خصائص و مناقب عطا کیے کیونکہ وہ مقام خلت پر فائز تھے اور حضور کریم ﷺ مقام محبوبیت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونے کی وجہ سے اللہ کریم نے بن مانگے وہ کچھ عطا فرمایا۔ اس اسلوب سے گزشتہ انبیا کرام کی معاذ اللہ تنقیص نہیں البتہ حضور علیہ الصلوٰۃ و اسلام کی عظمت واضح ہو جاتی ہے۔ بطور مثال درج ذیل قرآن تقابل بیان ہے مقام خلت پر مقام محبوبیت کی برتری واضح ہوتی ہے۔

۱-وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱۷)	۱-ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى(۲۲)
۲-وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ(۱۸)	۲-لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَه عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (۲۳)
۳-وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ (۱۹)	

۴-وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ(۲۰)	۳-يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَه(۲۴)
۵-وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ(۲۱)	۴-وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ(۲۵)
	۵-اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (۲۶)

شمائل حسنہ کا مجموعی بیان:

کتاب الشفا اول تا آخر حضور کریم ﷺ کے اوصاف و کمالات اور صفات حسنہ خصائل کبریٰ اور عادتِ شریفہ اور آپ ﷺ کے خلقی و خلقی کسبی و وھبی اوصافِ حمیدہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ اسلوب کے دوران واقعات کا منطقی ربط دلائل و براہیت کا تسلسل اور اس پر مستزاد سراپا نبوت کی منظر کشی پر روحانی اور ایمانی لذت واحساس اس قدر گہرا اور علمی ہے کہ قاری خود کو زمانے رسالت میں موجود پاتا ہے۔ اہم تر نکتہ یہ ہے کہ نبوی خصائص وامتیازات کا پورا بیان شرک سے پاک اور محبت عظمت کے احساس سے لبریزہ اعجاز القرآن اس کی وجوہات آپ کی دعائے مستجابات اسرار و رموز مقام وسیلہ مقام شفاعت عظمیٰ مقام محمود کے پر اثر بیانات آپ کے اخلاق حسنہ وکاملہ اور ان جیسے سینکڑوں موضوعات کے سمندروں کو شفا شریف میں امر بنا کر ثبت کر دیا گیا۔

خصائص اسما نبوی ﷺ :

اس عنوان کے تحت قاضی عیاض نے حضور ﷺ کے بعض اسما مبارکہ کی وضاحت کی ہے۔ جس میں احمد، محمد، ماحی اور حاشر جیسے اسما گرامی شامل ہیں۔ محمد اور احمد تو آپ کے ذاتی نام ہونے کے ساتھ ساتھ آپ صفات کو بھی ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

انک لعلیٰ خلق عظیم اور وانک لتھدی الی صراط المستقیم اسی طرح بقیہ تین اسما گرامی میں سے بھی قرآن حکیم سے استشہاد کیا مثلاً آپ نے فرمایا: میں ماحی ہوں یعنی کفر کا مٹانے والے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس منصب کی طرف یوں اشارہ فرمایا: لیظھرہ، علی الدین کلہ تاکہ اللہ تعالیٰ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے۔ اور فرمایا کہ ''میں حاشر ہوں'' یعنی تمام لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔ قرآن حکیم میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے۔ ویکون الرسول علیکم شھیداً، تاکہ رسول تم پر گواہ ہو جائیں۔

سنت مصطفویہ و طریقہ محمدیہ:

قاضی عیاض نے کتاب الشفا میں حدیث ذیل بہ روایت امیر المومنین علی المرتضیٰؓ بیان کی ہے۔ اس سے نبی ﷺ کے محاسن اخلاق اور مکارم عادات کا وضوح بخوبی ہوتا ہے۔

مصنف کا جو درجہ حدیث میں ہے، وہ ان کی کتاب اکمال شرح صحیح مسلم اور مشارق الانوار سے بلکل واضح ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فضائل و شیم وخصائص کے بیان صحیح میں جو ان کو شغف قلبی ہے، وہ ان کی کتاب ''الشفا فی بیان حقوق

المصطفیٰ" سے خوب واضح ہے۔ مصنف کی ثقاہت اور امانت فی الدین توثیق حدیث کے لئے کافی ہے اس روایت کی لفظی و معنوی توثیق دیگر روایاتِ صحیحہ سے ہو جاتی ہے۔

ابن قیم الجوزیہ کی کتاب مدارج السالكين میں ہے۔ یہ کتاب شیخ الاسلام الہروی عبداللہ بن محمد بن علی الصوفی کی کتاب منازل السائرين کی شرح ہے۔ حدیث یہ ہے:

عن علی قال: سالت رسول الله ﷺ عن سنته فقال: (المعرفة راس مالی والعقل اصل دینی والحب اساسی والشوق مرکبی و ذکر الله انیسی والثقة کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی والرضائ غنیمتی والعجز فخری والزهد حرفتی والیقین قوتی الصدق شفیعی والطاعة حسبی والجهاد خلقی وقرة عینی فی الصلوة)(۲۷)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ آپ کا طریقہ (سنت) کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "(۱) معرفت میرا راس المال ہے، (۲) عقل میرے دین کی اساس ہے، (۳) محبت میری بنیاد ہے، (۴) شوق میری سواری ہے، (۵) ذکر الٰہی میرا انیس ہے۔ (۶) اعتماد میرا خزانہ ہے، (۷) حزن میرا رفیق ہے، (۸) علم میرا ہتھیار ہے، (۹) صبر میرا لباس ہے، (۱۰) رضا میری غنیمت ہے، (۱۱) عجز میرا فخر ہے، (۱۲) زہد میرا حرفہ ہے، (۱۳) یقین میری خوراک ہے، (۱۴) صدق میرا ساتھی ہے، (۱۵) اطاعت الٰہی میرا استون ہے، (۱۶) جہاد میرا اخلق ہے، (۱۷) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔"

خلاصہ ٔ بحث:

شمائل نگاری میں قاضی عیاض کا دل آویز اسلوب قلب و نگاہ دونوں کو متاثر اور ہر پیاسے کو اس کی پیاس کے مطابق سیراب کرتا ہے۔ عقل و خرد کو معارف نبوۃ کی لذت و جستجو بخشتا ہے۔ مطالعہ شمائل روح انسانی کو شوق فروزاں سے مالامال کرتا ہے اور یہ شمائل شناسی خدا شناسی کی بنیاد بنتی ہے۔ ان کا اسلوب و استدلال ہر سنجیدہ اور ذہین قاری کو مسحو کر دیتا ہے۔ قاضی عیاض محقق بھی ہیں اور محبِ رسول بھی، شمع نبوت کے پروانے بھی اور شمائل رسالت مآب کے محرم راز بھی ہیں ان حقائق پر کتاب الشفاء کی ایک ایک سطر گواہ ہے۔ قاری موضوع کی عظمت و جلال کے سامنے دم بخود اور سربہ گریباں نظر آتا ہے۔ ایک طرف شمائل نبوی کا موضوع اور دوسری طرف قاضی عیاض کا اسلوب یہ گویا نور علی انور کا روپ دھار لیتا ہے۔ مؤلف خود بھی بارگاہِ نبوت میں بصد عجز و نیاز اور فریادکناں نظر آتا ہے کیونکہ اس کی شمائل نگاری کا ایک ایک لفظ ادبی لحاظ سے گویا سورج کی ایک ایک کرن ہے اور مفاہیم و معانی کے اعتبار سے سمندر کی وسعتوں کا گمان ہوتا ہے۔ یقیناً اسلوب کا یہ پہلو قاضی عیاض پر رب کائنات کی الطاف شاہانہ اور نوازشات کریمانہ کا گواہ ہے۔

سفارشات:

۱۔ رسول اللہ ﷺ سے شعوری اور حقیقی محبت ایمان کا جزو اعظم ہے اور اس محبت کے فروغ کے لیے کتاب الشفا ایک ذریعہ ہے لہٰذا کتاب الشفا کو جامعات و مدارس میں شامل کیا جانا چاہیئے۔

۲۔ دروس قرآن و حدیث کی طرح ہمارے عوامی اور علمی حلقوں میں درس سیرت کا بھی آغاز ہونا چاہیئے اور کتاب الشفا کے منتخب حصوں کو ان دروس میں موضوع بنایا جائے۔

۳۔ کتاب الشفا کا اصل نسخہ کیونکہ عربی میں ہے اس لیے ہمارے دینی علوم کے طلبہ و طالبات (بشمول مدارس و جامعات) میں عربی زبان کا سلیس فہم پیدا کرنے کے لیے مدارس و جامعات کے اساتذہ کرام اور پالیسی سازوں کو شعوری اور نتیجہ خیز کوشش کرنی چاہیے۔

۴۔ کیونکہ حضور ﷺ کی حقیقی محبت ایمان کا جزو اعظم ہے اس لیے کتاب الشفا کے مضامین کو عام کرنے سے ایمان کی پختگی نصیب ہوگی اور ایمان کی یہ تقویت سوسائٹی کے سیرت و کردار کی تعمیر میں مثبت تبدیلی لے کر آئے گی۔ لہٰذا ہر سطح پر اس کتاب کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

۵۔ شمائل نگاری میں قاضی عیاض کے اسلوب و منہج کو عصر حاضر کے سیرت نگاروں کو اختیار کرنا چاہیئے

حوالہ جات وحواشی

(۱) نعیم العطا(ترجمة کتاب الشفاء): قاضی عیاض، ترجمہ: غلام معین الدین نعیمی، حصہ اول، ص: ۱۴تا۱۷

(۲) حصہ اول، ص: ۳

(۳) حصہ اول، ص: ۳۸

(۴) البقرہ، ۱۲۹۔۱۵۱، آل عمران، ۱۶۴، الجمعہ: ۲

(۵) مسلم، کتاب الایمان، ج: ۱، ص: ۳۵

(۶) ابن عبدالبر، جامع بیان العلم، دارالقلم، قاہرہ، مصر، ۱۹۸۵، ص: ۱۰۱

(۷) کتاب الشفاء، حصہ اول، ص: ۳۶

(۸) الشفا باب دوم، فصل دوم، ص: ۳۸

(۹) کتاب الشفاء، حصہ اول، باب دوم، فصل سوم، ص: ۳۸،۳۹

(۱۰) المائدہ، ۵: ۱۰۹

(۱۱) التحریم: ۸

(۱۲) کتاب الشفاء حصہ اول، ص: ۱۵۸،۱۵۷

(۱۳) کتاب الشفاء ، حصہ اول، ص: ۱۵۸

(۱۴) حصہ اول، ص: ۱۵۸

(۱۵) حصہ اول، ص: ۱۵۹

(۱۶) کتاب الشفاء، حصہ اول، ص: ۱۵۹

(۱۷) الانعام: ۷۵

(۱۸) الشعرا: ۸۲

(۱۹) الشعرا: ۸۷

(۲۰) الشعرا: ۸۴

(۲۱) ابراہیم: ۳۵

(۲۲) النجم: ۹،۸

(۲۳) الفتح: ۲

(۲۴) التحریم: ۸

(۲۵) الم نشرح: ۴

(۲۶) الاحزاب: ۳۳

(۲۷) شرح الشفاء ، فصل فی خوفه ﷺ من ربی عزوجل: ۳۱۸/۱

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆